سلسلۂ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

جلد (۱) ماہ صفر المظفر ۱۳۵۰ھ نمبر (۲)

قرآنی عبادتیں

(مرتبہ)

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

(دفتر)

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ

سالانہ دس روپے۔ ماہوار پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ

عبادتِ الٰہی

مصلح

اللہ کی الفت میں محبت میں مزا ہے
ہو عبد اگر تم تو عبادت میں مزا ہے

الفاظ کے پردے میں خدا بول رہا ہے
قرآن کے سننے میں تلاوت میں مزا ہے

مر کر ترے رستے میں ہوئے زندہ جاوید
سر دینے میں ہر لطف شہادت میں مزا ہے

قربان ہے یہ جان بھی یہ مال بھی اُن پر
اللہ اگر دے تو سخاوت میں مزا ہے

ہم تیری رعیت ہیں تو حاکم ہے ہمارا
حکموں میں ترے تیری اطاعت میں مزا ہے

ہے مفت جو سر دے کے بھی ہو جائے یہ سودا
کیا جانیے کیا تیری محبت میں مزا ہے

جو کچھ بھی ہیں وہ تیری غلامی میں مزے ہیں
دولت میں مزا ہے نہ حکومت میں مزا ہے

دنیائے محبت کی ہر اک چیز ہے پیاری
جھڑکی میں اگر لطف تو رحمت میں مزا ہے

سو بات کی اک بات ہے یہ حضرتِ مصلح
ہو عبد اگر تم تو عبادت میں مزا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنی عبادتیں

کلمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

حدیث

حدیث شریف میں ہے کہ پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔

(۱) اس بات کی شہادت دینی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز کا پڑھنا (۳) زکواۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

توحید

حدیث شریف میں ہے کہ سب سے بہتر عبادت اللہ کی توحید ہے۔

حدیث

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لاالہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ الفاظ کہے کہ خدا کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے رسول ہونے پر میں راضی ہوں تو ایسے شخص پر جنت واجب ہو جائیگی۔

اسلام

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

بیشک اسلام ہی اللہ کے نزدیک سچا دین ہے

مسلمان

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم اور محفوظ رہیں۔

حدیث

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ وہ اپنے بھائی کے لئے اُس چیز کو بہتر خیال نہ کرے جس کو وہ اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے۔

مومن

مومن وہ شخص ہے جس سے لوگ اپنی جان اور اپنے مال کو محفوظ سمجھیں۔

حدیث

جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اس کو نہ ستاؤ نہ کسی گناہ کی وجہ سے اسکو کافر کہو نہ کسی عمل کی وجہ سے اُس کو اسلام سے محروم کرو۔

قسم کی عبادت ہے۔ چونکہ مسلمان کا ہر کام خدا کے حکم کے بموجب ہے۔ اس لئے جو کچھ کرتا ہے وہ عبادت ہے۔

(۳)

نماز میں دنیا و مافیہا کے خیال سے دست بردار ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کی مسرت حاصل کرتا ہے۔ جو باقی ہے اس لئے فانی رنج و غم فنا ہوجاتے ہیں۔

روزہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؕ

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے ایسا ہی جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا۔ روزہ اس لئے فرض کیا گیا ہے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

حدیث

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور شیطان زنجیروں سے جکڑے جاتے ہیں۔

حدیث

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کی آگ کے درمیان اسی قدر دوری کر دیتا ہے جس قدر زمین اور آسمان کے مابین ہے۔

حدیث

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

روزہ دار کو افطار کراوے تو اُس کو روزہ دار کی مثل اجر ہوتا ہے۔ مگر وہ روزہ دار کے اجر سے کچھ کم نہیں کرتا۔

حاصل مطلب

روزے کی بڑی بزرگی ہے اور روزے کے فائدے بھی بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں۔

(۲)

قرآن مجید جس پر انسانیت اور اسلام کا دارومدار ہے اور جو قوموں کی دینی و دنیوی ہدایت والی چیز ہے۔ اس کا نزول ماہ رمضان المبارک میں ہوا ہے۔

(۳)

اس ماہ مبارک میں انسانی مساوات کا بہت بڑا اظہار ہوتا ہے غریب اور امیر سب ایک ہی رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ اور امیروں کو غریبوں کی حالت کے اندازہ کرنے کا خوب موقع ملتا ہے۔

(۴)

صحت جو آدمی کے لئے بڑی ضروری چیز ہے۔ وہ معدہ کی اصلاح سے حاصل ہوتی ہے۔

(۵)

انسان کا نفس بہت سرکش ہے یہ ہمیشہ آرام طلبی کی خواہش دلاتا ہے اور اس سے انسان کے اندر بہت سی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں روزے اس کیلئے حکمی علاج ہیں۔

زکوٰۃ

وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ط

اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکواۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے دین پر قائم رہنے والوں کا

حدیث

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معاذ کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو آپؐ نے ان کو سمجھا دیا کہ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب ہیں۔ (یہود و نصاریٰ) تو پہلی بات جس کی طرف تم اُن کو بلاؤ۔ وہ خدا کی عبادت (توحید) ہو جب وہ خدا کو پہچان (مان) لیں تو اُن کو بتلاؤ کہ خدائے تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے مالداروں سے لے کر ان کے فقرا محتاجین پر تقسیم کی جائیگی جب وہ اس کو مان لیں۔ تب تم ان سے زکوٰۃ لو اور اُن کے عمدہ مال سے بچے رہنا (یعنی اوسط درجہ کا مال لو) اور مظلوم کی بد دعا سے ڈرو اس لئے کہ اس کی دعا اور خدا کے درمیان کوئی اور حجاب حائل نہیں ہے۔

حدیث

ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اونٹ اور گائے بیل اور بکری والا ان میں سے خدا کا حق ادا نہ کرے۔ (یعنی زکواۃ نہ دے) تو قیامت کے دن یہ اُس سے زیادہ تعداد میں آئیں گے جتنے (دنیا میں) تھے اور یہ مالک ان کے لئے ایک صاف ہموار چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا اور وہ (جانور) اپنے پاؤں اور کھروں سے اس (مالک) کو روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے کھد لیں گے۔ ان میں نہ کوئی بغیر سینگ کے ہوگا۔ نہ سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا جب اخیر جانور روند چکے گا۔ تو پھر پہلا جانور روندنا شروع کر دے گا (اور اسی طرح وہ جانور اُس کو روندتے رہیں گے) تا آنکہ خدا تعالیٰ مخلوقات کا فیصلہ فرمائیگا۔

۔ لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں ۔۔ جا ۔ یگا

اور جو خزانہ والا اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ (زکوٰۃ نہیں دیتا) تو قیامت کے دن وہ (خزانہ) اژدہا بن کر اس (خزانہ والے) کے پاس آئیگا اور منہ کھولکر اُس کا پیچھا کرے گا اور جب وہ اژدہا اُس کے پاس جائیگا تو وہ اس سے بھاگے گا وہ اس سے پکار کر کہیگا کہ تو اپنا خزانہ لے لے۔ جس کو تو نے چھپا کر رکھا تھا میں اس سے مستغنی ہوں جب وہ (مالکِ خزانہ) دیکھے گا کہ اس (اژدہا) سے رہائی کا کوئی چارہ ہی نہیں ہے (وہ کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتا ہے تو اُس کے مُنہ میں ہاتھ چلائے گا۔ وہ اس کے ہاتھ کو اس طرح چباڈالے گا جس طرح سانڈ اونٹ ہاتھ چباڈالتا ہے۔

حدیث

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے اور عرب میں سے جن کو کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے اور بعض زکواۃ کی فرضیت کے منکر ہو گئے تو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے قتال کا حکم دیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ لوگوں سے کیونکر قتال کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے قتال کا حکم دیا گیا ہے تاآنکہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا۔ البتہ واجبی طور پر اس کی جان و مال سے متعلق مواخذہ (جیسے قصاص دیت وغیرہ) ہو سکتا ہے۔ اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے (یعنی ہم کو اس کا حق نہیں کہ ہم اس بات کے پیچھے پڑیں کہ وہ دل سے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یا فقط زبانی) تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے ضرور قتال کروں گا۔ جو نماز اور زکواۃ میں کچھ فرق سمجھے۔ اس لئے کہ زکواۃ مال کا حق ہے۔

خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور ہم کو نہ دیں گے تو میں اُن سے قتال کروں گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے سینہ کو قتال پر کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ وہ حق پر ہیں۔

حاصل مطلب

پہلی حدیث میں زکوٰۃ کی غرض تبلائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ مالداروں سے لیکر ان کے فقرا اور محتاجین پر تقسیم کیجائے گی۔ اس سے انسانی ہمدردی کے علاوہ مساوات کا پھیلانا بھی مدنظر ہے۔ خود امرا کی جان و مال کی بھی اس سے حفاظت ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو غربا کو حسد پیدا ہوتا ہے پھر حسد سے جو برائیاں پیدا ہوتی ہیں وہ بے شمار ہیں۔

دوسری قومیں بھی خیرخیرات کرتی ہیں۔ اور بڑی بڑی دولت صرف کرکے رفاہ عام کے کام انجام دیتی ہیں۔ مگر یہ ان کی خوشی پر موقوف ہوتا ہے اس لئے کوئی نظم قائم نہیں ہو سکتا۔ مگر اسلام نے زکوٰۃ کو فرض قرار دیکر ایک عالمگیر نظم کی بنیاد قائم کردی ہے۔

(۲)

جس طرح نقدی میں زکوٰۃ فرض ہے۔ اسی طرح عشری زمین کی پیداوار اور جانوروں میں بھی زکوٰۃ ہے دوسری حدیث کا مطلب صاف ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی چیز اس کی معصیت کا باعث بنتی ہے جس کے پیچھے وہ خدا سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یورپ کو خود اس کی تہذیب و ترقی ہی ایک دن تباہ و برباد کردے تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ اور یقیناً گیہوں کے ساتھ گھن کے پس جانے کا بھی

خوف ہے۔ اور اس بات کا جس کو یقین نہ ہو وہ یورپی سیاست پر غور کرے تو معلوم ہو جائیگا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ قرین قیاس ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اپنی گم شدہ خوبیاں اُن سے واپس لینا اور علیحدہ رہنا چاہیئے۔

(۳)

تیسری حدیث سے خلافت کے فرائض آشکارا ہوتے ہیں چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین تھے۔ اس لئے یہ فرمان کس قدر بجا ہے۔ کہ "خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے۔ اور ہم کو نہ دیں گے تو میں اُن سے قتال کروں گا۔

نماز اللہ کا حق ہے اور اس پر جس قدر زور دیا گیا ہے اسی قدر زکوٰۃ پر بھی کیونکہ یہ حق العباد ہے۔ گویا ایک مسلمان کے لئے جس طرح یہ ضروری ہے کہ اللہ کے حق کو ادا کرے اُسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ بندوں کے حق کو ادا کرے۔ اس لئے حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اس سے ضرور قتال کرونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں کچھ فرق سمجھے۔

آج مسلمانوں کے اندر جو فرقہ بندیاں اور انتشار ہے اُس کا اصلی سبب یہ ہے کہ قرآن مقدس کے احکامات کو منوانے والی کوئی ہستی باقی نہیں۔ مسلمان بغیر خلیفہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں جو دینی اور دنیاوی ہر دو معاملات کے لئے معصیت ہے مگر اصلی خلیفہ کا انتخاب اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر شخص میں خلیفہ کو راہ راست پر رکھنے کی صلاحیت نہ پیدا ہو جائے۔

حج

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ

(زمانہ) حج کے چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں (شوال و ذیقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی) سو جو شخص ان میں حج مقرر کرے تو پھر (اسکو) نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ کوئی بے حکمی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع رہتا ہے اور جو نیک کام کرو گے خدائے تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہوتی ہے اور جب حج کو جانے لگو خرچ ضرور لے لیا کرو کیونکہ سب سے بڑی بات (خرچ میں گداگری سے) بچے رہنا ہے اور اے ذی عقل لوگ مجھ سے ڈرتے رہو۔

حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ ہم تو سارے اعمال میں جہاد ہی کو افضل خیال کرتے ہیں۔ کیا ہم جہاد نہ کریں۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ لیکن جہاد سے افضل اور بہتر حج مبرور ہے۔ (جس میں کوئی گناہ نہ کیا جائے) پھر گھر میں بیٹھے رہنا چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضؓ کا بیان ہے کہ اس کے سننے کے بعد میں نے کبھی حج کو نہ چھوڑا۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پچاس مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف

ہو جائے گا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔ انشاء اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ہو جائے گا جیسا کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حدیث

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان تلبیہ (احرام باندھتا ہے) لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ "میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ یا اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور سب ملک تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں" کہتا ہے تو اس کے ساتھ دائیں بائیں درخت اور پتھر اور کنکر سب تلبیہ کہتے ہیں حتٰی کہ زمین یہاں سے وہاں تک طے ہو جاتی ہے۔ (یعنی مشرق سے مغرب تک ساری زمین تلبیہ کہتی ہے اس طرح کہ تلبیہ کہنے والے کے ساتھ اس کے دائیں بائیں کے جھاڑ پہاڑ تلبیہ کہتے ہیں۔ اس کا تلبیہ سن کر اور دوسرے جھاڑ جو اس کے آس پاس ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار ساری زمین مشرق سے مغرب تک تلبیہ کہتی ہے۔

حدیث

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ کون سا حج زیادہ بہتر ہے آپؐ نے فرمایا جس میں عج اور ثج ہو۔ عج تو یہ ہے کہ بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔ ثج یہ ہے کہ قربانی کیجائے۔

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ بچے اور بڈھے اور ناتوان وکمزور اور عورتوں کے لئے حج اور عمرہ ہی جہاد ہے۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حج ہر سال (فرض) ہوتا ہے یا (عمر بھر میں) ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ (ہر سال فرض نہیں ہوتا) بلکہ (عمر بھر میں) ایک ہی مرتبہ (فرض ہے) اور جو شخص ایک سے زیادہ حج کرے وہ نفل ہوگا۔

حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو زادِ راہ اور سواری کی مقدرت ہو جو اس کو خانہ کعبہ تک پہنچا سکے اور پھر ایسا شخص حج نہ کرے تو خدا کو اس کی کچھ پروا نہیں۔ کہ ایسا شخص یہودی یا نصرانی ہوکر مرے اور یہ اس وجہ سے کہ خدا فرماتا ہے۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔

حدیث

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا (عمرہ) واجب ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اور اگر تم عمرہ کرو تو بہتر وافضل ہے۔ (کیونکہ یہ بھی ایک چھوٹا حج ہے)

حاصل مطلب

یوں تو اسلام کا ہر حکم عبادت اور مسلمان کا ہر کام طاعت ہے لیکن جن عبادتوں کا اِس چھوٹی سی کتاب میں ذکر ہے وہ سب سے اہم اور زیادہ ضروری ہیں۔ ان کا بڑا ثواب

ران کے اندر بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔

(۲)

حج کرنے والے کی شان میں کہا گیا ہے کہ وہ حج کرنے کے بعد ایسا معصوم ہو جاتا ہے گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ انسان ہر حال میں گنہگار ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ایسا بڑا فضل فرمایا ہے جس کا شکر ادا کرنا ناممکن ہے اور ہر مسلمان کو چاہئے اس فرض کو ضرور پورا کرے۔

(۳)

دنیا کا سب سے بڑا سالانہ مجمع حج کے ایام میں ہوتا ہے اس میں روئے زمین کے ہر خطے کے مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ اس سے اخوت اسلامی اور عالمگیر برادری کی بنیاد مستحکم ہونی چاہئے۔ خدا کرے کسی دن حج کے معنی یہ ہوں کہ اقصائے عالم کے مسلمان متحد ہو جائیں۔

جہاد

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

جہاد تم پر فرض کیا گیا ہے

پارہ (۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا سورۃ
رکوع (۱۱) وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ العمران

اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابلہ میں مستقل رہو اور مقابلہ کے لئے مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب ہو۔

حدیث

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے راستہ میں فواق ناقہ (اونٹنی کے دودھ دوھنے کا وقفہ) کے برابر اس نیت سے قتل و قتال کرے کہ کلمہ یعنی اللہ کا دین بلند ہو جائے تو ایسے شخص پر جنت واجب ہو جائیگی (یعنی ایسا شخص ضرور جنت میں داخل ہوگا)

حدیث

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو اچھے اور بُرے لوگوں کی خبر دیتا ہوں۔ اچھے لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو موت کے آنے تک گھوڑے کی پیٹھ پر یا اپنے اونٹ کی پیٹھ پر یا پیدل خدا کی راہ میں کام کرتا رہا۔ اور بُرے لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو خدا کی کتاب پڑھتا ہے اور اُس کے مضمون سے متاثر نہیں ہوتا۔

حدیث

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ دو آنکھیں ایسی ہیں کہ جن کو دوزخ کی آگ چھو سکیگی ایک تو وہ آنکھ جو خدا کے ڈر سے روتی رہے اور دوسری وہ آنکھ جو خدا کے راستہ میں پہرہ دیتی ہوئی جاگتی رہے۔

حدیث

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خدا کی راہ میں (جہاد کی غرض سے) خدا پر ایمان رکھ کر اور اُس کے وعدے کو سچا سمجھ کر گھوڑا رکھا۔ (ایسے گھوڑے کا) کھانا۔ پینا۔ لید کرنا۔ پیشاب کرنا سب قیامت کے

دن بجائے اُس کی نیکیوں کے اُس کے میزان (عمل) میں رکھے جائیں گے۔

حدیث

زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خدا کی راہ میں کسی غازی کا سامان درست کیا تو گویا اُس نے جہاد کیا۔ اور جس شخص نے کسی غازی کے متعلقین کی اچھی طرح خبر گیری کی تو گویا اُس نے جہاد کیا۔

شہیدوں کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں واپسی کو پسند نہ کرے گا اگرچہ اس کو دنیا کی ساری چیزیں دی جائیں۔ مگر شہید کہ وہ دنیا میں واپسی کی تمنا کرے گا تاکہ دس دفعہ قتل کیا جائے جبکہ وہ شہادت کے درجہ کو دیکھیگا۔

حدیث

براء سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایسی حالت میں آیا کہ وہ بالکل ہتھیاروں سے لدا ہوا تھا۔ اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہؐ جہاد کروں یا مسلمان ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے مسلمان ہو جاؤ پھر جہاد کرو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اور پھر جہاد میں شریک ہوا۔ یہاں تک کہ وہ قتل کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے عمل تو تھوڑا سا کیا۔ لیکن

اس کو ثواب بہت زیادہ ملا۔

حدیث

یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو جہاد کی رغبت دلائی اور آپ نے جنت کا تذکرہ فرمایا۔ اور ایک انصاری شخص تھا جس کے ہاتھ میں چند کھجوریں تھیں۔ جنھیں وہ کھا رہا تھا۔ اُس نے کہا اگر میں ان کھجوروں کے کھانے سے فارغ ہونے تک ایسا ہی بیٹھا رہوں گا۔ تو میں دنیا کا لالچی بنوں گا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ کی سب کھجوریں پھینک دیں اور اپنی تلوار لیکر حملہ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ قتل وقتال کے بعد وہ مارا گیا۔ (معلوم ہوتا ہے کہ یہ رغبت دلانا آپؐ کا کسی جہاد کے موقع پر تھا)

حدیث

راشد بن سعد کسی صحابی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ سب مسلمان تو اپنی قبروں میں آزمائے جائیں گے مگر شہید کا امتحان نہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ دنیا میں اِن کے سروں پر تلواروں کی چمک کی آزمائش ان کے لئے کافی ہے۔ (لہٰذا مکرر امتحان کی ضرورت نہیں)

حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

شہید کو شہادت کے وقت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ کسی کو چٹکی لینے سے تکلیف ہوتی ہے۔

حاصل مطلب

مسلمان وہی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر بے چون وچرا عمل کرے ایک مسلمان اپنی جان اور اپنے مال کو۔ اللہ کی جان اور اللہ کا مال سمجھتا ہے وہ کسی چیز کا مالک اپنے کو نہیں سمجھتا اور ان دونوں کا صرف کرنا اللہ کے نام کو بلند کرنے کے موقع سے اور کون سے بہتر موقع پر ہو سکتا ہے۔ جان اور مال جو کچھ ہے وہ اللہ کی دی ہوئی چیز ہے اور پھر اگر اسی کو واپس دیدی جائے تو کون سی بڑی بات ہے۔

(۲)

دنیا میں مسلمانوں کی زندگی کا مقصد اللہ کے پیام کا پہنچانا اور اللہ کے نام پر جہاد کرنا ہے۔ دنیا کے مسلمانوں نے جس دن سے اس زندگی کے مقصد کو فراموش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو فراموش کر دیا ہے۔ اور پھر یہ جب تک اس کو یاد نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو نہیں یاد کرے گا۔

عیسائی دنیا کی رائے

توحید

قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عالی شہادت ہے۔ کہ پیغمبر نے بتوں کی۔ انسانوں کی۔ ستاروں کی۔ اور سیاروں کی پرستش کو اس معقول دلیل سے رد کیا۔ کہ جو شئے طلوع ہوتی ہے غروب ہوتی ہے۔ اور جو حادث ہے فنا ہو جاتی ہے اور جو قابل زوال ہے معدوم ہو جاتی ہے۔ کائنات کے بانی کے وجود کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ نہ وہ کسی شکل میں محدود نہ کسی مکان میں اور نہ کوئی اُس کا ثانی موجود ہے۔ جس سے اُس کو تشبیہ دے سکیں۔ اُسے ہمارے نہایت خفیہ ارادوں پر بھی آگاہی رہتی ہے۔ وہ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے اخلاق اور عقل کا کمال جو اُس کو حاصل ہے۔ وہ اُس کو اپنی ہی ذات سے حاصل ہے۔ (سر ایڈورڈ گبن)

(۲)

اعلائے کلمۃ اللہ جس سے یونانی انکار کر بیٹھے تھے اُس نے دنیا میں ایسا انقلاب پیدا کیا اور ایسے عملی پیرائے میں کیا جس سے بہتر ممکن نہ تھا۔

عیسائی مذہب پر خیال کرتے ہوئے ایک عیسائی فلاسفر دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور بے تکلفی اور سریع الفہم ہونے پر آہ کر کے پچھتاتا ہے کہ میرا مذہب ایسا

کیوں نہ ہوا۔ اس کو حسرت ہوتی ہے۔ کہ میں ایسا کہنے والا کیوں نہ ہوا کہ میں اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ - میں ایمان لایا اللہ پر اور اُن مسائل پر جس کی خدا تعالیٰ کے بارے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی ہیں۔ (مارگیولیوس)

(۳)

وحدانیت کے بارے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعلیم کہ خدا انسان کے ہر چھوٹے بڑے فعل کا فاعل حقیقی اور مختار کل ہے۔ کسی مذہب کا رہین منت نہیں۔ (باسورا سمتھ)

(۴)

اسلام اور عیسویت میں فروعات کے بہت سے فرق ہیں۔ اور ایک بہت بڑا اصولی فرق یہ ہے کہ مذہب اسلام میں باری تعالیٰ کی خالص اور پاک وحدانیت ہے۔ جمیع مذاہب عالم میں یہ فخر اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس نے پہلے پہل خالص محض وحدانیت کی اشاعت کی۔ دنیا میں اس خالص وحدانیت کی وجہ سے اسلام کی ساری زندگی اور شان ہے۔ یہی سادگی اسلام کی قوت اور مضبوطی کی باعث ہوئی ہے۔ خالص وحدانیت ایسی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی عقدہ یا معمہ باقی نہیں رہتا اور نہ اس میں اُن متضاد چیزوں کی ضرورت ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں ہیں۔ اور جنہیں عقل سلیمہ قبول نہیں کرتی - ایک خدائے واحد اور معبود مطلق جس کی نظر میں تمام بندے برابر ہوں۔ (کیسی خالص اور اعلیٰ توحید ہے) (لیبان)

اِسلام

دراصل مذہب اسلام رشنل اسٹک یعنی عقلی مذہب ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایک علم ہے جس میں مذہبی عقائد کا انحصار، عقلی دلائل، اور براہین پر مبنی ہے۔
(اڈورڈ مونٹل)

(۲)

مجھ کو کوئی ایسا مذہب یاد نہیں ہے جو سخت خرافات یا نہایت پیچیدہ یا دونوں سے پُر نہ ہو مگر کُل مذاہب معلومہ سے جن کا بیان میں نے پڑھا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب بہت سادہ اور حکیمانہ ہے۔ (گاڈفری ہگینس)

(۳)

دین اسلام تمام دوسرے مذاہب سے بہتر اور افضل ہے (لیون راس)

(۴)

حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب شکوک و شبہات سے پاک ہے (گبن)

(۵)

شریعت محمدیہ کی بنیاد ایسے مستحکم اور مضبوط اُصول پر قائم کی گئی ہے جس کی مثال

پیش کرنے سے تمام دنیا کے ادیان و مذاہب مجبور ہیں۔ (گبن)

(۶)

مذہب کے شیوع کے لحاظ سے دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اسلام کو عیسائیت سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ (پادری کینن ایزک ٹیلر)

(۷)

اسلام افریقہ میں نشیب کے پانی کی طرح پھیلتا جاتا ہے۔ عجبند کا علاقہ ہمارے دیکھتے دیکھتے مسلمان ہو گیا۔ اور ہندوستان میں مغربی تہذیب و تمدن ہندو مذہب کو جڑ سے اکھاڑ کر مذہب اسلام کے لئے راستہ صاف کر رہی ہے۔ (〃)

(۸)

جو شخص ایک مرتبہ اسلام کا حلقہ بگوش ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے اسی کا ہو رہتا ہے۔ (〃)

قرآنِ مجید

جس کو خدا نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل پر انسانوں کی رہنمائی کے لئے نازل کیا۔ بیشک ایک روشن اور پرحکمت کتاب ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ وہ سچا نبی۔ صدیق اور اس خدا کا جو ہر ایک کام کے پورا کرنیکی

طاقت رکھتا ہے فرستادہ تھا۔ بلکہ وہ ایک عظیم الشان اور جلیل القدر نبی تھا۔ جس نے باراد الٰہی اسلام جیسے عالمگیر مذہب کی بنیاد رکھی۔ اور اسے کتم عدم سے عالم وجود میں لانے کی توفیق پائی اس کے پیرووں کی تعداد تیس کروڑ سے بڑھ گئی۔ جنھوں نے سلطنت روما کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر دیا۔ اور ارباب ضلالت کی جڑوں کو اپنے فتحمند نیزوں کی نوکوں سے کاٹ ڈالا۔ یہاں تک کہ اُن کے ذکر سے مشرق و مغرب کی مقتدر طاقتیں کانپ اٹھیں۔ (الکس لوازول فرانسیسی)

(۲)

جب کوئی مسلمان قرآن و حدیث کا یکسوئی کے ساتھ مطالعہ کرے یا اس پر تدبر کی نظر ڈالے تو ان دونوں میں دین و دنیا کے بہبود و ترقی کے تمام اسباب مہیا و موجود پائے گا۔ (داود افندی)

(۳)

اسلامی قانون ایک تاجدار سے لے کر ادنیٰ ترین افراد رعایا تک کو حاوی ہے یہ ایک ایسا قانون ہے جو ایک معقول ترین علم فقہ پر مشتمل ہے۔ جس کی نظیر اس سے بہتر دنیا نہیں پیش کر سکتی۔ (اڈمنڈ برک)

اسلام

اسلام کی گرفت بڑی مستحکم ہے جس کا مقابلہ عیسائی مذہب کی گرفت نہیں کر سکتی۔

اسلام نے بہ نسبت عیسائی مذہب کے تہذیب پھیلانے میں زیادہ کوشش کی ہے
جس وقت افریقہ کے صحرائی حبشی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کی بت پرستی، بھوت
پرستی، اور طرح طرح کی بد اعتقادیاں۔ آدم خوری۔ انسانی قربانی۔ بچہ کشی۔ جادو وغیرہ کے
عقائد سب چھوٹ جاتے ہیں۔ دیسی باشندے کپڑا پہننے لگتے ہیں۔ میلے کچیلے رہنے
کے بدلے صفائی اختیار کرتے اور اپنی ذاتی قدر و منزلت سمجھنے لگتے ہیں۔ مہمان نوازی
تو گویا ایک فرض مذہبی ہو جاتا ہے۔ شراب خواری قطعاً موقوف ہو جاتی ہے۔ قماربازی
ترک کر دیتے ہیں۔ بے حجابی کے ساتھ ناچنے کودنے سے باز آتے ہیں۔ مستورات کی
عصمت کا ایک خاص صفت کے طور پر خیال رکھتے ہیں۔ کاہلی کے بدلے محنت اور مشقت
کرنے لگتے ہیں۔ مطلق العنانی کے بدلے قانون اور حکم خدا کی پابندی کرنے لگتے ہیں
بردہ فروشی چھوڑ دیتے ہیں۔ انسانی ہمدردی اور نیکی کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ آپس
میں برادرانہ اخوت قائم ہو جاتی ہے۔ (پادری کینن ایزک ٹیلر)

پیغمبر اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تیز فہم۔ عقیل۔ صائب الرائے۔ اور عالی خاندان
تھے ان کو ہر وقت خدا ہی کا تصور رہتا تھا۔ طلوع ہوتے ہوئے آفتاب، برستے ہوئے
پانی اور اُگتی ہوئی گھانس میں خدا ہی کارفرما نظر آتا تھا۔ پانی کی روانی۔ طیور کی خوش الحانی
میں حمدِ الٰہی کا نغمہ سنائی دیا کرتا تھا۔ ویران میدانوں، اجڑے ہوئے شہروں اور ٹوٹے
ہوئے کھنڈرات میں خدا کے قہر و جلال کے آثار دکھائی دیتے تھے۔ اور اس کی سطوت و

جبروت کے جلوے نظر آیا کرتے تھے۔ (اسپرنگر)

اذان

موذن کی اذان جو سادہ مگر نہایت متین و دلکش ہوتی ہے۔ اگرچہ شہروں کے شوروغل میں بھی مسجد کے مناروں سے دلچسپ اور خوش آئند معلوم ہوتی ہے۔ لیکن رات کے سناٹے میں اس کا اثر اور بھی عجیب طور سے شاعرانہ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے اہل یورپ بھی پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر پر مبارک باد دیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے انسان کی آواز کو یہودیوں کے ناقوس اور عیسائیوں کے کلیسا کے گھنٹوں پر ترجیح دی۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا)

نماز

مجھے ایک مرتبہ دریائے نیل پر ایسے عرب گروہ کے ساتھ سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے جن میں ہر قسم کے مجرم تھے اور انہیں قید کر کے پابزنجیر لئے جاتے تھے مجھے نہایت تعجب ہوتا تھا کہ یہ لوگ جو سزائے سخت سے نہ ڈرے اور جنہوں نے ہر قسم کے تمدنی قانون کو توڑا تھا مذہبی قانون کے توڑنے کی جسارت نہیں کر سکتے تھے جب نماز کا وقت آتا تھا تو یہ اپنی زنجیروں کو اٹھا کر رکوع و سجود اور قادر مطلق کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے۔

(لیبان)

(۲)

مسلمان کا مذہب ہر وقت اس کے ساتھ ہے۔ اور بہ تو قتہ نماز کی صورت میں وہ ایسے موثر طریقہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ کہ نمازی اور تماشائی دونوں کے دل پر بغیر اثر کئے نہیں رہتا۔

فرانس کے مشہور پروفیسر ارنسٹ رینان نے سچ کہا ہے کہ میں بغیر ایک دلی جوش اور کیفیت محسوس کئے مسجد میں نہیں گیا۔ بلکہ اجازت ہو تو یہ کہوں کہ میں جب کبھی مسجد میں گیا تو اپنے مسلمان نہ ہونے پر مجھ کو ضرور افسوس ہوا۔ (آرنلڈ)

روزہ

رمضان کے روزوں کے بارے میں صرف یہ کہنا کافی ہے۔ کہ وہ عیسائیوں کے اُس اعتراض کا پورا جواب ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ دین اسلام ایسا مذہب ہے۔ جو نفس پرستی کے سامان دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ (آرنلڈ)

(۲)

روزہ بھی ارکانِ اسلام سے ہے اور ہر طبقے کے مسلمان بلا استثنا، ایسے التزام کے ساتھ اس کے پابند ہیں کہ اہلِ یورپ کے کبھی خیال میں نہیں آ سکتا۔ روزے رمضان شریف کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ جو سال کے مختلف اوقات میں پڑتا ہے۔ روزہ سے یہ مراد ہے کہ فجر سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھائیں۔ نہ پئیں اور

نہ حقے یا سگریٹ کا استعمال کریں۔ (لیبان)

زکواۃ

زکواۃ اسلام کا دوسرا رکن ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کی یاد دلاتا ہے۔ یہ ایک ایسا مذہبی اصول ہے۔ جس کی پابندی مسلمانوں میں حد درجہ کی جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ نومسلم کے ساتھ مہربانی اور سلوک کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ (آرنلڈ)

(۲)

زکواۃ جس کو ایک مالی عبادت کہنا چاہیئے اُس خیرات کا نام ہے جو چالیسواں حصہ ہر جائیداد کا یا ڈھائی فیصدی مال کا غربا کو دیا جاتا ہے یہ روپیہ بیت المال میں داخل ہوکر علاوہ اور کاموں میں صرف ہونے کے فدیہ غلاموں کا زرخلاصی دینے میں بھی کام آتا ہے جس سے رفتہ رفتہ غلامی کی رسم کا اُٹھانا مقصود ہے۔ یہ وہی مسئلہ ہے جس کا الزام عیسائی اپنی لاعلمی سے مسلمانوں پر لگایا کرتے ہیں۔ خدا کے نزدیک مقبول ہونے کے لئے مال کا بطریق جائز قبضہ میں آنا ضروری ہے۔ اور جو لوگ اپنی خوشی سے چالیسویں حصہ سے زیادہ دیں اُن کو خدا اجر عظیم دے گا۔ (لائٹز)

(۳)

اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ایک معنی خیز آیت ہے جس میں اشتراکیت کا

بنیادی اصول نہایت لطیف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات فرض کر دی گئی ہے کہ ہر ایک مالدار، مالک نصاب، اپنے مال کا مقررہ حصہ غریبوں اور محتاجوں کو دیا کرے جس کو قرآن کی اصطلاح میں زکواۃ کہتے ہیں۔ اس حکم میں یہاں تک تاکید کی گئی ہے کہ اگر مالدار یہ حق ادا کرنے سے پہلو تہی کریں۔ تو فقرا و مساکین کو استحقاق حاصل ہے کہ وہ ہر مناسب طریقے پر اُن سے اپنا حق وصول کر لیں۔

(لیون راس)

حج

حج کا سماں بھی کچھ عجیب دلفریب ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر حصے کے مسلمان مکہ معظمہ میں آکر جمع ہوتے ہیں۔ یہ سفر اُن کی مقدس اور اسلامی عبادت گاہ کو جسے وہ قبلہ اور بیت اللہ کہتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔ حج سے اتحاد کا ایک ایسا رشتہ قائم ہوجاتا ہے جس کی نظیر عیسائی دنیا میں نہیں مل سکتی۔

(لائٹنر)

(۲)

بقول فقہا اسلام حج بیت اللہ اخوتِ اسلامی کی تقویت دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ مکہ معظمہ میں حجاج ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں۔ باہم مل کر ایک دوسرے کے پرسان حال ہوتے ہیں۔ مذہبی مسائل کی تحقیق کرتے ہیں اور ہر قسم کے خیالات اور ارادے یہاں کی ملاقاتوں میں جہاں جان کے خوف سے

کوئی یورپین قدم نہیں رکھ سکتا۔ حاجیوں کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلتا ہے

(ڈاکٹر لائٹنر)

جہاد

جو شخص جہاد کے مسئلے پر غور کرنا چاہتا ہے، اس کو لازم ہے کہ جہاد اور کفار کے متعلق قرآن مجید میں جو آیتیں ہیں۔ اُن کو پہلے جمع کرے۔ پھر اُن کو ایسی ترتیب دے کہ ہر آیت کے معنے واضح طور پر معلوم ہو جائیں۔ اور کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے جب کوئی شخص اِن قرآنی آیات کی اس طرح ترتیب دے لے گا۔ تو وہ ہماری طرح ذیل کے نتائج اخذ کرنے پر مجبور ہو گا۔

(۱)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ذریعے مذہب اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کا حکم دیا ہے مگر جبر کے طریقوں کے استعمال کرنے سے سخت ممانعت ہے۔

(۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب کی حمایت کے لئے مسلمانوں کو ایک پولیٹیکل اور سوشیل ہدایت نامہ (قرآن) دیا ہے جس سے مذہب کی کامیابی اور اُس کے دنیا پر حکمران ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔ مذہب کی حمایت اور اشاعت میں اول تو نرمی اور رحمدلی کے طریقوں پر کاربند ہونے کی تاکید ہے لیکن اگر ان دلائل سے فائدہ نہ ہو تو مجبوراً

ہتیار اٹھانا چاہیئے۔

یہود و نصاریٰ وغیرہ اگر اپنے دین پر قائم رہنا چاہیں اور اپنے عقیدوں کو ترک نہ کرنا چاہیں تو انہیں جزیہ اور لگان ادا کرنا چاہیے۔ جس سے ان کے ہر قسم کے قانونی حقوق محفوظ رہیں گے۔ بصورتِ دیگر یعنی جزیہ اور لگان ادا نہ کرنے کی صورت میں ان کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو باغیوں سے کیا جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کو اسلامی شریعت میں کفار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اوپر کے بیانات سے معلوم ہوا کہ لفظاً کافر سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں۔ جو اسلامی عقائد نہ رکھتے ہوں۔ بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو اسلامی ملکوں میں رہکر اسلامی حکومت کی اطاعت سے انحراف کرتے ہیں۔ جہاد میں راہب مردوں اور عورتوں کا قید کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے ناظرین کو یقین کرنا چاہیئے کہ مذہبی اعتقاد کو جہاد میں بالکل دخل نہیں ہے اور اگر ایسا ہوتا تو مخالف مذہبوں کے پیشوا اور مقدس لوگ جنگ کے زمانے میں کبھی زندہ نہ رکھے جاتے۔

آیات قرآنی کی جس ترتیب کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اس میں بہت سے فائدے ہیں اور وہی نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جو مذکور ہوئے اور اگر انہیں تسلیم نہ کیا جائے تو کافروں کے مقابلہ میں جہاد کرنا اور اسلامی حکومتوں میں اہل اب کا محفوظ رہنا دو متناقض امور ہوں گے۔ جس میں تطابق نہ ہو سکیگا۔ نیز اہل کتاب حمایت اور حفاظت کے جو احکام شد و مد کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اور ان کے جو رعایتیں قرآن نے روا رکھی ہیں وہ بے معنیٰ ثابت ہوں گی۔ اسی طرح مسلمان ہوں کا عیسائی یا یہودی عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکنا، پادریوں، راہبوں وغیرہ کی

درماندوں کا سہارا

درماندوں کا ہے توہی سہارا یارب
بس اک نگہ لطف خدارا یارب
تجھ کو نہ پکاروں تو پکاروں کس کو
ہے تیرے سوا کون ہمارا یارب

مصلح

بچوں کی تفسیر

قرآن مجید کی تعلیم کا نیا طریقہ

اگر مسلمان اپنی آئندہ بہتری کے خواہاں ہیں تو ان کا فرض ہے کہ اپنی آنیوالی نسل کی حالت بہتر کو بنا دیں۔ میں مسلمانانِ عالم سے کہونگا کہ خدارا وہ اپنی اپنی اولاد کو وہ چیز دیدیں جس کا نام قرآن ہے وہ اس کو کائنات کی دولت سمجھیں۔ وہ اس کو خدائی طاقت خیال کریں اور وہ اس کو دین و دنیا کی بادشاہت تصور کریں۔

قرآن مجید اصل دین ہے۔ قرآن مجید اتحادِ عالم کا حامی ہے۔ قرآن مجید پستی سے اٹھا کر ترقی کے بام پر بٹھا دینے کا ضامن ہے۔

قرآن مجید زندگی ہے۔ قرآن مجید آبحیات ہے۔ قرآن مجید خدا کا آخری پیغام ہے اسلئے عموماً ہر انسان کی اور خصوصاً ہر مسلمان کی زندگی کا دستور العمل ہے۔

آفتابِ قرآن نے طلوع ہو کر صحرائے عرب کے ذرہ ذرہ کو روشن کر دیا تھا اور تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی بدترین قوم کو اعلیٰ ترین بنا دیا تھا پس آج بھی جبتک قرآن کا چراغ دوبارہ روشن نہ ہوگا تاریکی دور نہ ہوگی۔ مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے اس لئے ان کو خدا نے چھوڑ دیا ہے اور پھر یہ جبتک قرآن مجید کو اختیار نہیں کرتے آسمانی تائید حاصل نہیں ہوتی۔

میں کتاب کے ہر تاجر سے ہر الدین ہر ذی اثر افراد سے اور قوم کی ہر مخیر ہستی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس نئے قسم کی تفسیر کو یکمشت بطور ہدیہ کے لیکر ہر گھر ہر مدرسہ ہر مسجد اور ملک کے ہر گوشے میں پہنچا دیں۔

یہ پارہ عمّ کی تفسیر ہے۔ بچوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ مگر نوجوان اور بوڑھوں کے فائدے کی بھی ہے۔ اس میں قرآن مجید کی تعلیم کا نیا طریقہ بتایا گیا ہے جس سے چار، پانچ برس کے بچے اور بچیاں بھی قرآن مجید کو معنی و مطلب کے ساتھ یاد کر سکیں گے۔ اس میں روزے، نماز، حج، زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کے ارکان اور مسائل بھی بیان کر دیئے گئے ہیں جو اس قسم کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دیگی۔ بچوں کی تفسیر تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور مجلد ہے اسکا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔ میری التجا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر بچوں کی تفسیر کو قبولِ عام عطا فرما اور مسلمانوں کی آئندہ نسل علمبردارِ قرآن ہو کر روئے زمین پر حکومتِ الٰہی عبدیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کا دور دورہ کرے۔ آمین۔ ابو محمد مصلح

دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن